بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 12۔ ماہ فتح 1397 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2018ء

قرآن کریم

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (آل عمران : 135)

ترجمہ: (یعنی) وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(ترجمہ از۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیۡقٌ یُحِبُّ الرِّفۡقَ وَ یُعۡطِیۡ عَلَی الرِّفۡقِ مَا لَا یُعۡطِیۡ عَلَی الۡعُنۡفِ وَ مَا لَا یُعۡطِیۡ عَلٰی مَا سِوَاہُ

”اے عائشہ۔ بے شک اللہ نرمی کرنے والا اور نرمی کو پسند کرنے والا ہے۔ اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور چیز پر دیتا ہے۔“

(مسلم ۔ کتاب البر والصلۃ والآداب۔ باب فضل الرفق)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

”یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہووے۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے۔ جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ ثواب تو فرماں برداری میں ہوتا ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھاویں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونوں نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کل ناکردنی افعال سے دور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے پس جَادِلۡھُمۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یُؤۡتِی الۡحِکۡمَۃَ مَنۡ یَّشَآءُ (البقرہ:270)۔“ (ملفوظات جلد 3۔ صفحہ 103 تا 104۔ ایڈیشن 2010ء۔ انڈیا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا (البقرۃ۔84) کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ۔ ان سے اچھے طریق سے بات کیا کرو۔ اب عام طور پر انسان دوسروں سے اکھڑ پن سے بات نہیں کرتا باوجود اس کے کہ بعض طبائع میں خشونت اور اکھڑ پن ہوتا ہے لیکن وہ ہر وقت اس کا اظہار نہیں کرتے۔ تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں سے بات کرو تو ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ تو ایسے ہی لوگوں کو کہتا ہے کہ اپنی اس خشونت اور اکھڑ پن کی طبیعت میں نرمی پیدا کرو اور کبھی بھی تمہارے سے ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جو دوسرے کو تکلیف پہنچانے والی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر مغلوب الغضب نہ ہو جایا کرو۔ لیکن بعض انسان اپنی طبیعت کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا طبائع ہوتی ہیں، یکدم بھڑک بھی جاتے ہیں تو ایسے لوگ اگر سخت بات کہنے کے بعد اپنی سختی پر افسوس کریں اور جذباتی یا کسی بھی قسم کی تکلیف ان سے دوسروں کو پہنچی ہو اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں، توبہ اور استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے اور ان کی توبہ قبول بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر توجہ نہ دینے والے بے جا تشدد اور سختی کرتے چلے جانے والے اور کسی قسم کی بھی ندامت محسوس نہ کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو نہ صرف اخلاق سے گر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کر کے گنہگار بھی ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی ان کے کسی کام نہیں آتیں۔ پس اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی مغفرت کی امید دلاتا ہے جو کسی خاص جوش یا غصے کے ماتحت ایک فعل کر دیں۔ لیکن بعد میں ہوش آجانے پر اپنے اس فعل پر نادم ہوں، شرمندہ ہوں اور اس کے ازالے کی کوشش کریں۔ لیکن جو شخص نادم نہ ہو، ہوش آجانے پر بھی کسی قسم کی ندامت یا افسوس کا اظہار نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی عذر نہیں پیش کر سکتا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

جماعت کو میں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اخلاقی معیار بلند کرنے چاہئیں۔۔۔ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 31 اکتوبر تا 06 نومبر 2014ء۔ صفحہ 6)

نئے سال کا آغاز اور محاسبہ نفس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔۔۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔۔۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے توقع بھی کی۔ پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہونگے۔“

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 20 جنوری تا 26 جنوری 2017ء، صفحہ 6)

حضرت محمد ﷺ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء **محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ۔۔۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 160 تا 162)

اسی طرح فرمایا:۔

’’ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس ^{10} دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ۔۔۔ سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے اَنہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔‘‘

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 82-83)

سیرت المہدیؑ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے روایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ اور غیر احمدیوں کا وہاں کی مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ گیا وہ خود غیر احمدی تھا اور مخالف تھا۔ اس نے اس مقدمہ میں خلاف پہلو اختیار کرنا شروع کیا۔ اس حالت میں جماعت کپورتھلہ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود کو خطوط لکھے اور دعا کے لئے درخواست کی۔ حضرت صاحب نے ان کو جواب لکھا کہ **اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی** ۔ مگر جج نے بدستور مخالفانہ روش قائم رکھی۔ آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھا۔ جس دن اس نے فیصلہ سنانا تھا اس دن وہ صبح کے وقت کپڑے پہن کر اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں نکلا اور اپنے نوکر کو کہا کہ بوٹ پہنائے اور آپ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ نوکر نے بوٹ پہنا کر فیتہ باندھنا شروع کیا کہ یکلخت اسے کھٹ کی سی آواز آئی اس نے اوپر نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس کا آقا بے سہارا ہو کر کرسی پر اوندھا پڑا تھا۔ اس نے ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا مرا ہوا ہے گویا یکلخت دل کی حرکت بند ہو کر اس کی جان نکل گئی۔ اس کا قائم مقام ایک ہندو مقرر ہوا جس نے اس کے لکھے ہوئے فیصلہ کو کاٹ کر احمدیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل نے ذکر کیا کہ میں ایک دفعہ کپورتھلہ گیا تھا تو وہاں دیکھا کہ وہاں کی جماعت نے حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عبارت کہ **’’اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی‘‘** ۔ خوبصورت موٹی لکھوا کر اسی مسجد میں نصب کرائی ہوئی ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ کپورتھلہ کی جماعت بہت پرانی جماعت ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے دیرینہ مخلصین میں سے ہے۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ ان کے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر ہے جس میں لکھا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح کپورتھلہ کی جماعت نے دنیا میں میرا ساتھ دیا ہے اسی طرح جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔‘‘

(سیرت المہدی۔ صفحہ 57-58۔ ایڈیشن 2008)

بقیہ صفحہ:4 پر آئے۔ اس جماعتی سٹال کی تیاری اور ڈیوٹی کے لئے شعبہ اشاعت کے 8 کارکنان، ہر سال کی طرح جامعہ احمدیہ کے چند طلبہ کو موقع ملا نیز مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی بھی سٹال پر تشریف لائے۔

عریبک ڈیسک جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب، مربی سلسلہ انچارج عریبک ڈیسک جماعت جرمنی تحریر کرتے ہیں:

مؤرخہ 6 اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ Hameln میں عرب احمدیوں سے میٹنگ ہوئی جس میں تربیتی اور تبلیغی امور، عرب احمدیوں کی مختلف جماعتی سرگرمیوں میں شمولیت اور انہیں جماعتی کاموں میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ میٹنگ میں نیشنل سیکرٹری صاحب تبلیغ جرمنی کے علاوہ Hannover کے مربی سلسلہ، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت شامل ہوئے۔ میٹنگ کے بعد ایک زیر تبلیغ عرب دوست سے بھی ملنے کا موقع ملا جو جماعت کے کافی قریب ہیں اور جماعتی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور وہ جماعتی عقائد سے کافی متاثر ہیں۔ دوران گفتگو کہنے لگے اگر کوئی جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ کہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ کہنے لگے چند دن قبل میں ایک مسجد میں گیا تو مولوی صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم احمدی ہو گئے ہو۔ میں نے کہا کہ ابھی میں احمدی تو نہیں ہوا مگر مجھے ایک بات کا جواب دے دیں کہ اس شہر میں 100 کے قریب عرب ہیں اور وہ سب ایک دوسرے کے خلاف ہیں اور ہر ایک کی الگ الگ سوچ اور رائے ہے۔ آپ ان 100 میں اتفاق پیدا نہیں کر سکے اور احمدی جن کو آپ دن رات کافر کہتے ہیں وہ دنیا کے تمام ممالک میں بستے ہیں اور مختلف قوموں سے ہیں لیکن وہ سب ایک خلیفہ کے ہاتھ پر متحد ہیں اور جو وہ ان کو حکم دیں سب کے سب اپنے خلیفہ کی اطاعت میں سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ آپ سے تو 100 لوگ متحد نہیں کئے جا سکتے اور آپ ایسی جماعت سے کیسے مقابلہ کریں گے!

مؤرخہ 6 اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ کو ہی Osnabrück میں ایک تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ تقریباً 24 غیر احمدی عرب مہمانان شامل ہوئے۔ ان میں سے 3 کا شام سے، ایک کا عراق سے، 2 کا ترکی اور 18 احباب کا سوڈان سے تعلق تھا۔ دو گھنٹے تک میٹنگ جاری رہی۔ اس میٹنگ میں مکرم احمد دیاب صاحب اور مکرم آزاد علی کرد صاحب نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عربی زبان میں ایک مختصر ویڈیو کے ذریعے مہمانان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور جماعتی لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔

مؤرخہ 24 اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ کو Rüsselsheim میں ایک نومبائع احمدی سے ملاقات کی گئی اور انہیں جماعت کے نظام کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔

مؤرخہ 27 اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ کو Nürnberg میں ایک تربیتی اور تبلیغی میٹنگ ہوئی جو ایک احمدی دوست کے گھر پر ہوئی۔ اور ایک نومبائع سے ملاقات بھی ہوئی۔ اسی طرح ایک غیر احمدی زیر تبلیغ دوست کے گھر جانے کا موقع ملا جنہیں اللہ کے فضل سے جماعت کا تعارف کروایا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا گیا اور ان کے گھر میں MTA3 کا انتظام کیا گیا۔ اس سفر میں خاکسار کے ساتھ مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ بھی شریک تھے۔

مؤرخہ 28 اکتوبر 2018ء بروز اتوار کو Klein-Ostheim میں ایک جماعتی اجلاس میں مکرم انیق احمد صاحب مربی سلسلہ کو شامل ہونے کی توفیق ملی جس میں ایک نومبائع عرب احمدی فیملی (8 افراد) شامل ہوئی۔ مکرم انیق احمد صاحب نے عرب فیملی کے لئے پروگرام کا عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ پروگرام کا موضوع ’’پردہ کی اہمیت اور بدظنی سے اجتناب‘‘ تھا۔ وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض اور مزید تربیتی امور کی طرف انفرادی توجہ دلائی گئی۔

دوران ماہ 27 نئے عربوں سے تبلیغی رابطے ہوئے۔ 11 سے زائد عربوں کی مختلف معاملات ٹرانسلیشن، گھروں کی تلاش، ٹرانسپورٹیشن وغیرہ میں مدد کرنے کی توفیق ملی۔ 20 عرب نومبائعین سے ملنے کا موقع ملا۔ تقریباً 36 احمدیوں سے بذریعہ فون رابطہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان مؤرخہ 26دسمبر 1946ء کو تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے ہم پھر اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے اور اس کے رسولوں کی عظمت واقتدار قائم کرنے کے لئے ،شیطان اور اس کی ذریت کے شر سے خدا ہی کی پناہ مانگتے ہوئے اور اپنی حقیر کوششوں سے کامیاب ہونے کے لئے اسی کے بلند نام کی مدد طلب کرتے ہوئے جمع ہوئے ہیں۔یہ دنیا اس قدر تیزی کے ساتھ ایک تباہی کے گڑھے کی طرف جارہی ہے کہ جہاں تک دنیاداروں کی عقل کا سوال ہے اس تباہی کے گڑھے سے اسے بچانا بالکل ناممکن نظر آتا ہے انسان ترقی کی دوڑ میں اور اپنی ترقی کے شوق میں ایسی ایسی ایجادات کی طرف قدم بڑھاتا ہے کہ خود وہی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ جس چیز کو میں اپنی ترقی سمجھتا تھا اور جسے میں اپنی کامیابی خیال کرتا تھا وہ درحقیقت میری تباہی کا رستہ تھا اور میری ہلاکت کی تدبیریں تھیں۔قرآن کریم نے کیا ہی وضاحت سے اس امر کو بیان فرمایا ہوا ہے۔فرماتا ہے انسان بہت دفعہ اپنی کامیابی کی امیدیں لگائے ہوئے نبیوں اور صداقتوں کی مخالفت کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا مگر جس وقت وہ اپنے آخری نکتہ پر پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ خدا اور اس کے فرشتے اسے پکڑنے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔یہی حالت اب دنیا کی ہورہی ہے۔وہ چیزیں جنہیں دنیا نے اپنی ترقی کا ذریعہ سمجھا تھا یا وہ چیزیں جنہیں اس نے دشمن کی تباہی کا ذریعہ سمجھا تھا آج خود اس کے لئے ہلاکت اور تباہی کا پیغام لا رہی ہیں۔اور جہاں تک سائنسدانوں کا تعلق ہے وہ اقرار کرتے ہیں کہ ان تباہیوں سے بچنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔جب بھی کسی شخص نے ان ذرائع سے کام لیا دنیا کی وہ تہذیب جس کا نام وہ تہذیب رکھتے ہیں اس کی ہلاکت اور تباہی میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔مگر وَمَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ(آل عمران: 55)جب انہوں نے اپنے ذہن میں ایک تدبیر کی اور سمجھا کہ ان ذرائع کے ذریعہ ہم کامیابی کا منہ دیکھ لیں گے تو خدا نے بھی ایک تدبیر کی اور انہیں دکھا دیا کہ وہ کامیابی کی طرف نہیں بلکہ ہلاکت کی طرف جارہے ہیں اس کے ساتھ ہی خدا نے ایک اور تدبیر کی اور اس کے ذریعہ دنیا کو بچانے کا سامان پیدا کردیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تین سَو سال کے عرصہ میں ہماری جماعت ترقی کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جائے گی کہ دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آجائے گی اور وہ اقوام جو احمدیت میں شامل نہیں ہوں گی وہ ایسی ہی بے حیثیت رہ جائیں گی جیسے اچھوت اقوام اس وقت بے دست وپا اور حقیر ہیں۔(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ 66 تا67)اگر ایٹم بم اور اسی قسم کی ایجادوں نے دنیا کو پندرہ بیس سال میں تباہ کردینا ہے تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوسکتی اور اگر اس پیشگوئی نے پورا ہونا ہے تو سائنسدانوں کے تمام خیالات غلط ثابت ہوں گے اور خدا کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کردے گا جس کے نتیجہ میں جس طرح ان کی امیدیں غلط ہوتی ہیں اسی طرح ان کے خطرے بھی غلط ثابت ہوں گے۔دنیا نے ابھی قائم رہنا ہے اور دنیا میں پھر اسلام نے سر اٹھانا ہے۔عیسائیت نے سر اٹھایا اور ایک لمبے عرصہ تک اس نے حکومت کی مگر اب عیسائیت کی حکومت اور اس کے غلبہ کا خاتمہ ہے۔وہ چاہتے ہیں کہ عیسائیت کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا خاتمہ ہوجائے تا وہ کہہ سکیں کہ دنیا پر جو آخری جھنڈا لہرایا وہ عیسائیت کا تھا مگر ہمارا خدا اس امر کو برداشت نہیں کرسکتا۔ہمارا خدا یہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا پر آخری جھنڈا عیسائیت کا لہرایا جائے دنیا میں آخری جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گاڑا جائے گا اور یقیناً یہ دنیا تباہ نہیں ہوگی جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ نہیں لہرائے گا۔انہوں نے اپنی کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ موت کے ذریعے کو معلوم کرلیا ہے مگر اسلام کو قائم کرنے والا وہ خدا ہے جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور حیات بھی ہے۔یہ موت کے ذریعہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا پر حاکم ہوگئے ہیں حالانکہ اصل حاکم وہ ہے جس کے قبضہ میں موت اور حیات دونوں ہیں۔اگر یہ ساری دنیا کو مار بھی دیں گے تب بھی وہ خدا جس کے قبضہ میں حیات ہے اسی طرح اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کردے گا جس طرح آدمؑ کے ذریعہ اس نے نسلِ انسانی کو قائم کیا۔

بہر حال دنیا پر قیامت کا دن نہیں آسکتا جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر نہیں لہرایا جاتا۔ مگر یہ تو خدا کی باتیں ہیں اور خدا اپنی باتوں کا آپ ذمہ دار ہے ہم پر جو فرض عائد ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں اور اپنی جانوں کو خدا کے لئے قربان کردیں اور اپنے نفوس کو ہمیشہ اس کی اطاعت کے لئے تیار رکھیں تا کہ اس کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کی برکت ہم پر نازل ہو اور ہم اس کے حقیر ہتھیار بن کر دنیا میں عظیم الشان نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بن جائیں۔پس ہمارا ذہن اور ہماری ذمہ داری ہمیں اس طرف بلاتی ہے کہ باوجود اس کے وعدوں کے ہم اپنی کمزوریوں اور اپنی بے بسیوں کے دیکھتے ہوئے۔خدا تعالیٰ کے حضور جھک جائیں اور اسی سے التجا کریں کہ اے ہمارے ربّ!اے ہمارے ربّ! تُو نے ہمیں ایک کام کے لئے کھڑا کیا ہے جس کے کرنے کی کروڑواں اور اربواں حصہ بھی ہم میں طاقت نہیں،اے ہمارے ربّ! تُو نے اپنے رسول کے ذریعہ ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم اپنے غلام سے کوئی ایسا کام لو جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔سوتم خود اس کے ساتھ مل کر کام کرو ورنہ اس سے ایسا کام نہ لو جو اس کی طاقت سے باہر ہو،اے ہمارے ربّ! تُو نے جب اپنے بندوں کو جن کی طاقتیں محدود ہیں یہ حکم دیا ہے کہ کسی کے سپرد کوئی ایسا کام نہ کرو جو اس کی طاقت سے بالا ہو تو اے ہمارے رب! تیری شان اور تیرے فضل اور تیری رحمت سے ہم کب یہ امید کرسکتے ہیں کہ تو ایک ایسا کام ہمارے سپرد کردے گا جو ہماری طاقت سے بالا ہوگا لیکن خود ہماری مدد کے لئے آسمان سے نہیں اترے گا یقیناً اترے گا اور ہماری مدد کرے گا اور ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تو ہماری کمزور حالت کو دیکھتے ہوئے اپنے فضلوں کو بڑھاتا جا،اپنی رحمتوں کو بڑھاتا جا،اپنی برکتوں کو بڑھاتا جا یہاں تک کہ ہماری ساری کمزوریوں کو تیرے فضل ڈھانپ لیں اور ہمارے سارے کام تیرے فضل سے اپنی تکمیل کو پہنچ جائیں تا کہ تیرے احسانوں میں سے ایک یہ بھی احسان ہو کہ جو کام تو نے ہمارے سپرد کیا تھا۔اسے تو نے خود ہی سرانجام دے دیا۔کام تیرا ہو اور نام ہمارا ہو آمین۔یہ تیری شان سے بعید نہیں۔

پس آؤ ہم اپنے رب سے یہ دعا کرکے اس جلسہ کو شروع کریں کہ خدا اپنی رحمتوں اور اپنے فضلوں اور اپنی برکتوں کے دروازے ہم پر کھول دے،یہ جلسہ عظیم الشان برکتوں کے ساتھ شروع ہو،عظیم الشان برکتوں کے ساتھ ختم ہو اور عظیم الشان برکتوں کے ساتھ نئے سال کا ہمارے لئے آغاز ہو تا کہ وہ دن جو اسلام کی فتح کا دن ہے قریب سے قریب تر آجائے اور ہماری آنکھیں اس نظارہ کو دیکھ لیں کہ دنیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے خدا کے دروازہ پر حاضر ہو رہی ہے۔(الفضل27دسمبر 1946ء)

(انوار العلوم جلد18 صفحہ 517 تا520)

☆☆☆☆☆

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 12
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

جماعتی سرگرمیاں

(جماعت احمدیہ جرمنی)

تقریبِ سنگِ بنیاد مسجد، Erfurt

ماہ نومبر 2018ء میں جماعت جرمنی کو سکیم سو مساجد کے تحت مشرقی جرمنی کے شہر Erfurt میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ مکرم محمد سلیمان ملک صاحب اس تقریبِ سنگِ بنیاد کے بارے لکھتے ہیں۔

Erfurt دو لاکھ اکاون ہزار (251000) آبادی پہ مشتمل شہر جرمنی کے مشرقی صوبہ تھیورنگن کا دارالخلافہ ہے۔ یہ شہر اپنی تاریخی اعتبار سے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر عیسائیت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو 77 کے قریب گرجا گھر اس شہر میں موجود ہیں اسی طرح یہودیوں کی دو عبادت گاہیں بھی ہیں۔ ایک گرجا گھر بارہ سو سال (1200) پرانا ہے۔

تاریخی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو مارٹن لوتھر نے بائیبل کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی اسی صوبہ کے شہر آیزن آخ کی ایک پہاڑی پہ موجود قلعہ میں کیا تھا جس سے پروٹسٹنٹ عیسائیت کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ نپولین بونا پارٹ اپنی جنگی مہم کے دوران اس شہر میں اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کرتا رہا ہے۔ جس کا ذکر تاریخ میں ہمیں ملتا ہے۔

اس صوبہ میں 20 ہزار مسلمان رہتے ہیں مگر ایک بھی مسجد پورے صوبہ بلکہ برلن کے علاوہ مشرقی جرمنی کے کسی بھی علاقہ میں موجود نہیں۔ احمدیت کا اس علاقہ میں قیام مکرم ملک ابراہیم صاحب کے ذریعہ ہوا جو دیوار برلن گرنے کے چند ماہ بعد Erfurt میں قیام پذیر ہوئے اور سخت مشکلات کے باوجود اس علاقہ میں قیام پذیر رہے۔ اس طرح یہ مسجد برلن کے علاوہ مشرقی جرمنی کے صوبوں میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔

خلفائے سلسلہ کی Erfurt آمد

1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے سفر برلن کے دوران Erfurt بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ 1997ء میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ Erfurt تشریف لائے اور شہر کے وسط میں موجود ایک چرچ کے ہال میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک رات یہاں قیام فرمایا۔ اس دورہ میں ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے والد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ہمراہ بھی شامل تھے۔

2008ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدیجہ مسجد برلن کا افتتاح فرمایا تو اسی دورے کے دوران آپ نے کچھ عرصہ Erfurt میں بھی قیام فرمایا اور نماز ظہر و عصر ادا فرمائیں۔

مسجد کے سلسلہ میں کوشش

Erfurt میں مسجد کی تعمیر کی کوشش 2009ء سے شروع ہوئی۔ اس سلسلہ میں مناسب جگہ کے لیے شہر کی مختلف کمپنیوں سے رابطہ کیا گیا۔ شہر سے بھی جگہ کے لیے درخواست کی گئی مگر شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ اس دوران بہت سی مشکلات کا سامنا بھی رہا۔ مخالفین نے مسجد کے قطعہ پہ سؤر کا گوشت پھینکا، 11 میٹر اونچے صلیب کے نشان بھی نصب کئے، خدام پر حملہ بھی کیا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی ملتی رہیں۔ آخر کار ایک لمبی کاوش کے بعد محض خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی بدولت 2015ء میں ایک قطعہ ہمیں ملا اور 3 سال مسلسل کاروائی کے بعد مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔

تقریب سنگ بنیاد

13 نومبر 2018ء کو تقریبِ سنگِ بنیاد کا انعقاد کیا گیا۔

اس تقریب میں صوبہ تھیورنگن کے وزیر اعلیٰ، وزیر قانون، ایرفورٹ کے لارڈ میئر سمیت بڑی تعداد میں صوبائی اسمبلی کے ممبران، پولیس افسران، انٹیلی جنیس کے اعلیٰ افسر اور دیگر عمائدین نے شرکت کی۔ حاضرین کی کل تعداد 150 تھی۔ جرمنی کے نیشنل ٹی وی سمیت 42 جرائد، اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینلز نے تفصیلی خبریں اور آرٹیکل شائع کئے اور دو نیشنل ٹی وی چینل نے اس تقریب کی براہ راست کوریج کی اور کئی ملین افراد نے براہ راست یہ تقریب دیکھی۔ اس طرح 8 کروڑ 31 لاکھ افراد تک میڈیا کے ذریعہ رسائی ہوئی۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر کثرت سے اشاعت ہوئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب اور دیگر سیاست دانوں نے بھی سوشل میڈیا پر اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆

بک فیئر فرینکفورٹ 2018

مکرم لقمان مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی تحریر کرتے ہیں:

فرینکفورٹ جرمنی کی انٹرنیشنل بک فیئر دنیا کی سب سے بڑی بک فیئر گنی جاتی ہے۔ اس کا آغاز سترھویں صدی میں ہوا اور اس وقت سے ہی فرینکفورٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جنگ عظیم دوم کے بعد 1949ء میں اس کا دوبارہ اجراء کیا گیا۔ اس بک فیئر میں 7300 سے زائد پبلشرز اور پبلشنگ کمپنیز دنیا بھر سے شرکت کرتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ دنیا کی سب سے بڑی بک فیئر گنی جاتی ہے۔ روایتی طور پر بک فیئر کا انعقاد ہمیشہ اکتوبر کے مہینے میں ہوتا ہے۔ بک فیئر کے پہلے تین دن صرف مخصوص زائرین کے لئے ہوتے ہیں جس میں بڑی تعداد میں پبلشرز، دانشور، جرنلسٹ وغیرہ شامل ہوتے ہیں جبکہ آخر دو دن عام پبلک کے لئے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ 1967ء سے بک فیئر میں شامل ہو رہی ہے۔ آغاز میں مکرم فضل الٰہی انوری صاحب نے جماعتی کتب سٹال لگانے کا انتظام کیا تھا۔ اس کے بعد سے ہر سال جماعت جرمنی بک فیئر میں شامل ہوتی رہی ہے۔ جرمن اسلامی پبلشرز میں جماعت کا سٹال سب سے بڑا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسلام سے متعلق معلومات اور لٹریچر حاصل کرنے کے لئے زائرین کی ایک بڑی تعداد اس سٹال کا رخ کرتی ہے۔

امسال موجودہ سیاسی صورت حال اور اسلام مخالف پارٹی AfD اور دیگر دائیں بازو کی تحریکوں کے اسلام مخالف پروپیگنڈا کی وجہ سے جماعت کا ان اعتراضوں پر مشتمل جواب Islam Fakten und Argumente لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا اور ہزاروں کی تعداد میں حاصل کیا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''Weltkrise und der Weg zum Frieden''، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''Revelation, Rationality, knowladge and Truth'' کا جرمن ترجمہ لوگوں کی دلچسپی کا مرکز رہا۔ اس سال ایک خاص بات مکرم فرہاد غفار صاحب مربی سلسلہ کی طرف سے اسلامی خطاطی کو سٹال پر پیش کرنے کا انتظام تھا۔ اس فن کو دیکھنے کے لئے بھی ایک کثیر تعداد لوگوں کی سٹال پر آتی رہی۔

غرض تمام بک فیئر کے دوران کئی ہزار لوگوں نے جماعتی سٹال کو دیکھا اور جماعتی کتب ولٹریچر سے مستفیض ہوئے۔ جرمنی کے مشہور ریڈیو NDR نے جماعتی سٹال کی خبر بھی نشر کی اور اس کے علاوہ بھی کئی جرنلسٹ سٹال

بقیہ صفحہ: 2